سرورؔ جہان آبادی

(1910-1873)

درگا سہائے سرور، جہان آباد، ضلع پیلی بھیت کے رہنے والے تھے۔ سرور کے والد منشی پیارے لال طبابت کرتے تھے۔ گھر میں فارسی اور اردو کا چرچا تھا۔ لڑکپن ہی سے شعروسخن کی طرف مائل ہو گئے۔ ’ادیب‘ اور ’مخزن‘ میں ان کا کلام نمایاں طور پر شائع ہوتا تھا۔ عین جوانی میں بیوی کا انتقال ہو گیا۔ ایک سال کا اکلوتا بیٹا تھا۔ وہ بھی داغِ مفارقت دے گیا۔ ان صدمات کا ان کے دل و دماغ پر شدید اثر ہوا۔ ہر وقت غم زدہ رہنے لگے۔ بالآخر سینتیس سال کی عمر میں اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

سرور جہان آبادی اٹھتے بیٹھتے شاعری میں مگن رہتے تھے۔ انھوں نے اگرچہ غزلیں بھی کہی ہیں، لیکن نظم گو کی حیثیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ سچّے وطن پرست تھے، وطنی اور قومی موضوعات پر ڈوب کر لکھا ہے۔ ان کے یہاں ہندوستان کی مٹی اور ماحول کا گہرا احساس ہے۔ ان کی شعری فضا میں گنگا، جمنا، کوئل، بھونرا، پدمنی، دمینتی، ہنس وغیرہ کے ذکر سے خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ وہ وطن کا تصوّر ماں کی حیثیت سے کرتے ہیں۔ ان کی شاعری میں ایک تو ہندوستانی بوباس اور وطن سے محبت کی کیفیت ہے، دوسرے غم ناکی کا احساس ہے جو گہری دردمندی میں ڈھل جاتا ہے۔ انھوں نے حُسنِ فطرت پر بھی بہت اچھی نظمیں لکھی ہیں۔ ”جامِ سرور“ اور ”خم خانۂ سرور“ ان کی شاعری کے مجموعے ہیں۔

© NCERT not to be republished

مادرِ وطن

واہ! یہ جاں بخش پانی، یہ ہوائے خوش گوار
ٹھنڈی ٹھنڈی عِطر میں ڈوُبی ہوئی بادِ جنوُب
ظِلِّ شفقت ہو ترا اے مادرِ مُشفِق دراز
اُف! یہ تیری چاندنی راتوں کے منظر خوش نما
سَو تبسم تیرے اندازِ تکلم پر نثار
سرزمینِ عیش ہے اے مادرِ دل سوز توُ
تو جوانوں کی ہے ہمت، توُ دلیروں کی سِپر
نورِ دانش توُ، فروغِ جلوۂ ایماں ہے توُ
قوتِ بازوُ ہے میری، مادرِ غم خوار توُ
تیرا دیوا استھان دیوی دل کے کاشانے میں ہے
سرسوتی کا روپ ہے، دُرگا کا ہے اَوتار توُ
واہ یہ سُندر رچھب تِری، یہ سانولی صورت تِری
یہ تبسم ہائے شیریں، یہ ادائے دل نواز
سبزۂ خود رو کا گہوارہ ہے تیری سرزمیں
پاک گنگا جل سے ہے بڑھ کر ترا آبِ طہور
آسماں کے نور کی ہے جلوہ گاہِ ناز توُ

یہ تر و شاداب و شیریں میوہ ہائے خوش گوار
سبز کھیتوں کی ہوائیں اور یہ میدانوں کی دوُب
خاک پر کیا کیا تِری، تیرے مکینوں کو ہے ناز
واہ! یہ اشجار، یہ پھولوں کے زیور خوش نما
دل کو کرتی ہیں تِری دل کش صدائیں بے قرار
آرزوؤں کی ہے بزمِ انبساط افروز توُ
کانپتے ہیں دشمنوں کے تیری ہیبت سے جگر
دل ہے توُ، سرمایۂ صبر و شکیبِ جاں ہے توُ
سینۂ پُرغم میں میرے ہے نفس کا تار توُ
تیری تصویرِ مقدس ہر صنم خانے میں ہے
نُطق و دانش کی ہے دیوی، مادرِ غم خوار توُ
دل کے مندِر کی ہے زینت موہنی مورت تِری
واہ! یہ شفقت بھری تیری صدائے دل نواز
تختۂ خلد بریں ہے تیری خوش منظر زمیں
تیرے پاکیزہ ثمر ہیں میوۂ شاخِ سرور
خلد کی ہے پاک دیوی، مادرِ دم ساز توُ

(سرور جہان آبادی)

© NCERT not to be republished

سوالات

1. نظم کے پہلے بند میں شاعر وطن کی کن کن چیزوں کی تعریف کر رہا ہے؟
2. مادرِوطن کو آرزوؤں کی بزمِ انبساط کیوں کہا گیا ہے؟
3. مادرِوطن کو قوتِ بازو اور غم خوار کہنے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
4. شاعر کو وطن کا جلوہ کہاں کہاں نظر آتا ہے؟
5. نظم کے آخری بند کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیے۔

© NCERT not to be republished